الدلائل القویہ

فی اثبات

حیاۃ النبویہ

32096
کتب خانہ مملوکہ
11/
الحفاظ: تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
ایم۔اے عربی اسلامیہ یونیورسٹی (بہاولپور)
ایم۔اے اسلامیات بلوچستان یونیورسٹی (کوئٹہ)
مدیرواستاذ حدیث: جامعہ حمیرا للبنات

ناشر مکتبۃ الحمیرا متصل جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان
فون: 068-5886715 فیکس: 068-5886315

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفِ چند)

مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی

رحیم یارخان کے مولانا عبدالغنی طارق نے ایک کتابچہ:

"الدلائل القویّہ فی اثبات حیات النبویّہ"

۱۹۸۳ء میں مرتب کیا۔ قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور علماء اسلام کے اقوال باحوالہ اس میں درج کئے۔ اس مجموعہ میں یہ بھی شامل اشاعت ہے۔ (ناشر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

تمام امت محمدیہ ﷺ کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ رسول خدا ﷺ اپنی قبر اطہر کے اندر زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک اعلیٰ باغ ہے اور اس مسئلہ پر بھی اجماع ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کے روضہ اطہر پر جا کر سلام عرض کرے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں۔ پونے چودہ سو سال گزرنے تک کسی نے اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کیا اور نہ ہی آپ ﷺ کی حیات قبر کا انکار کیا اور نہ سماع عند القبر کا انکار کیا۔ چودھویں صدی کے آخر میں کچھ لوگ ''وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ'' کے مصداق پیدا ہوئے یعنی ان کے چہروں پر اس دن سیاہی ہوگی انہوں نے ان سب مسائل کا انکار کر دیا اور یہ کہنے لگے کہ حیات فی القبر اور سماع عند القبر کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔ ان بیوقوفوں کا ایسا دعویٰ تمام امت کو گمراہ سمجھنے کے مترادف ہے۔ جب کہ محسن انسانیت نے فرمایا: ''ان اللہ لا یجمع امتی علیٰ ضلالۃ'' میری امت کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کریں گے اور یہ بات خوب جان لیں کہ جس بات پر امت کا اجماع ہو جائے وہ حق ہوتی ہے اور قرآن وحدیث کے عین مطابق ہوتی ہیں۔ اس مسئلے کے بارے میں تو بہت سی احادیث وارد ہیں جن کو ہم ان شاء اللہ عنقریب صحیح اسناد کے ساتھ ذکر کریں گے اور ساتھ ہی محدثین کے اقوال بھی ذکر کریں گے۔ بندہ ناچیز حضرت مولانا معاذ الرحمٰن اور اپنی بیٹیوں کا شکر گزار ہے۔ جنہوں نے پروف ریڈنگ میں تعاون کیا۔

فقط: بندہ عبدالغنی طارق لدھیانوی

ایک خاص بات

جو لوگ حیات قبر اور سماع قبر کا انکار کرتے ہیں درحقیقت وہ عالم برزخ کی حقیقت کو نا جاننے کا نتیجہ ہے اور وہ ایک غلط فہمی میں مبتلاء ہیں ان کی ناقص عقل نے یہ کیا کہ عالم برزخ ظرف مکان ہے یعنی وہ کسی جگہ کا نام ہے اور پھر انہوں نے اپنی عقل سے طے کر لیا کہ وہ جگہ علیین اور سجین ہے اور یہ غلط فہمی ان کے دماغ میں کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔ جب بھی دوزخ اور قبر کا ذکر ہوتا ہے تو ان کا ذہن فوراً علیین اور سجین کی طرف رغبت کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ یہ ان کی بیوقوفی ہے عالم برزخ ظرف مکان نہیں بلکہ ظرف زمان ہے۔ یعنی وقت اور زمانہ کا نام ہے (جس طرح رات اور دن سے کوئی خاص مکان مراد لینا کھلم کھلا گمراہی ہے۔ اسی طرح برزخ سے علیین اور سجین مراد لینا بھی کھلم کھلا گمراہی اور بیوقوفی ہے۔ عالم برزخ ظرف زمان ہے۔ موت سے لے کر قیامت تک کے درمیانی وقت کو برزخ کہتے ہیں یعنی مرنے والا روح مع الجسد برزخ میں پہنچ جاتا ہے)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

برزخ مردہ کے ہر مکان کو شامل ہے۔ مردہ قبر میں ہو تو برزخ ہے مردہ جانور کے پیٹ کے اندر ہو تو برزخ ہے۔ مردہ پانی کے اندر ہو تو برزخ ہے، مردہ شیئے کے محلات کے اندر ہو تو برزخ ہے مقصد یہ ہے کہ مردہ جس حالت یا جس جگہ بھی ہو اس کے لئے وہ برزخ ہے۔ جیسے سورج طلوع ہوتا ہے تمام لوگ دن میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ گھر میں ہوں یا بازار میں ہوں یا مسجد میں ہوں سب کے سب دن میں داخل ہو جاتے ہیں۔ دن کا وقت آدمی کی ہر جگہ کو شامل ہے اسی طرح برزخ مردہ کے ہر مکان کو شامل ہے۔ اب کوئی کم عقل یہ کہے کہ روح تو برزخ میں داخل ہو جاتی ہے اور جسد کا مکان قبر برزخ میں داخل نہیں ہوتا تو اسی طرح ہے کہ کوئی کہے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو مسجد والے دن میں داخل ہو جاتے ہیں لیکن گھر والے دن میں داخل نہیں ہوتے۔ جب ثابت ہو گیا کہ برزخ کسی مکان کا نام نہیں بلکہ زمانہ کا نام ہے۔ لفظ برزخ سے قبر کی نفی نہیں ہوتی بلکہ ہر مرنے والا شخص اہل برزخ بھی ہے اہل قبر بھی ہے۔

غلام خانیوں کا پرویزی دین

حضرات شہداء کرام کی برزخی پر بحث کرتے ہوئے فسادیوں کے علامہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں: ”مگر انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات جو اہم ترین اور اعلیٰ ترین اور حیات شہداء سے الگ مراتب کثیرہ، اس سے قرآن مجید کا ساکت ہونا دلیل ہے اس امر کی انبیاء کا زندہ در قبر ہونا یہ کوئی مسئلہ قابل اعتبار نہیں، السکوت فی معرض البیان بیان کے موقع پر بیان نہ کرنا بھی بیان ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو اس کا بیان ہوتا۔“ (ندائے حق ص ۲۵۳)

اس عبارت کی دوسری کوتاہیوں کو چھوڑ کر صرف علامہ صاحب کی یہ بات ملاحظہ فرمائیں چونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا ذکر قرآن میں نہیں اس لئے یہ کوئی مسئلہ قابل اعتبار نہیں یعنی یہی کچھ پرویز صاحب اور ان کے حواری کہتے ہیں جو کچھ قرآن سے باہر ہے ظنی ہے اور قابل اعتبار نہیں۔

غلام خانیوں کے نزدیک صحابہ رضی اللہ عنہم عادل نہیں (معاذ اللہ)

سب اہل سنت اس پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں اور ان کے ہاں کلھم عدول کا جملہ بہت مشہور ہے۔ چنانچہ ان کم عقل لوگوں کے امام علامہ نیلوی رحمۃ اللہ علیہ اس پر گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ”ان کو صرف صحابی غیر معروف الفقہ والعدالۃ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ملی۔“ (ندائے حق ص ۱۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فقیہ اور غیر فقیہ ہونے میں اختلاف فقہاء کرام سے منقول ہے۔ لیکن ان کی عدالت پر کلام بجز روافض کے کسی نے نہیں کیا۔ لیکن مؤلف ندائے حق ان کو عادل بھی تسلیم نہیں کرتے اور اپنی گندی زبان کھول کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ۵۳۷۴ حدیثوں پر پانی پھیر رہے ہیں۔

نعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم!

اب ہم ان کے کچھ تعارف کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پر قرآن واحادیث اور محدثین کے اقوال پیش کرتے ہیں اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اپنے آنے والوں کو پہچانتے ہیں اور سلام عرض کرنے والوں کا جواب بھی دیتے ہیں۔ ہمارے اس مختصر رسالہ کے مطالعہ کے بعد آپ کو کسی بڑی کتاب کا مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ ان ہی دلائل سے جو ہم نے اس کے اندر ذکر کر دیئے ہیں اپنے مخالف پر قابو پانے کے لئے کافی ہیں۔ سب سے پہلے کلام پاک سے ابتداء ہے۔

قرآن پاک سے پہلی دلیل

''یاایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم'' (الحجرات:۲)

اسی آیت کے تحت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (شفاء السقام ص ۱۷۲) پر وہ فرماتے ہیں کہ: ''جب حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اس وقت اونچا بولنے سے اعمال ضائع ہو جاتے تھے اور بعد وصال کے بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی آیت تلاوت کی۔ آپ کے ہمسائے دیوار میں کیل گاڑھ رہے تھے۔ آپ نے پیغام کے لئے قاصد روانہ کیا فرمایا کہ تمہارے کیل کی آواز سے حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ محدث اپنی کتاب کے اندر لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دیوار کے لئے دروازہ بنوانا تھا۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ دروازہ یہاں نہ بنانا۔ کیونکہ آپ کے دروازے کی آواز سے حضور اقدس ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کے اندر ایک شخص کو اونچا بولتے دیکھا اور یہ الفاظ فرمائے: ''لقد اذیت رسول اللہ ﷺ فی قبرہ'' یعنی تو نے حضور ﷺ کو اس قبر میں تکلیف پہنچائی ہے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے اور ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ اونچے بولنے سے حضور ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مردوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا بالکل نہیں کہ مردوں کو تکلیف ہو، ہمیشہ زندوں کو ہی ہر تکلیف ہوتی ہے۔

دوسری دلیل

''ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولٰکن لا تشعرون'' (البقرۃ:۱۵۴)

اللہ تعالیٰ نے آیت شہداء کے بارے میں نازل فرمائی ہے۔ ایمان والوں کو مخاطب کیا ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ کا تعلق ایمان کے ساتھ ہے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جب میدان احد کو جا رہے تھے ان کو جاتے دیکھ کر کافر بھی کہتے تھے کہ زندہ ہیں، منافق بھی کہتے تھے کہ زندہ ہیں، مسلمان بھی کہتے تھے کہ زندہ ہیں۔ لیکن جب جسم مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اب کافر کہتا ہے کہ زندہ نہیں، منافق کہتا ہے کہ زندہ نہیں کیونکہ کل والی زندگی آنکھ سے نظر آتی تھی آج والی زندگی آنکھ سے نظر نہیں آتی اس پر صرف ایمان والے اللہ کے کہنے پر یقین کر سکتے ہیں۔ کافر کے پاس آنکھ تو ہے لیکن ایمان نہیں اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پڑے ہیں ان کو مردہ نہ کہو۔ کیونکہ قتل روح نہیں ہوتی بلکہ جسم ہوتا ہے کافر اس کو زندہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مومن کو فرماتے ہیں کہ تیرے شعور میں یہ نہیں ہے، کیونکہ تیری آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی۔ تیرے کان اس زندگی کو محسوس نہیں کر سکتے، شعور کے درجہ سے اگرچہ باہر ہے لیکن مردہ نہ کہنا چاہئے بلکہ وہ زندہ ہیں قرآن پاک کی اس آیت کے تحت اہلسنت کے مفسرین، محدثین، امام بیہقی و دار قطنی، علامہ سخاوی و علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ (شفاء السقام) یہ سب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لکھتے ہیں کہ شہداء کو یہ مرتبہ ملتا ہے انبیاء کی تابعداری کی وجہ سے تمام شہداء کی حیات سے نبی کی حیات اعلیٰ وافضل ہوتی ہے۔ جب شہداء کی یہی حیات قرآن نے تسلیم کرلی تو انبیاء کی بھی یہی ہوئی۔

اس آیت سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ جس طرح شہداء اپنی قبروں کے اندر زندہ ہوتے ہیں اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی قبروں کے اندر زندہ ہوتے ہیں۔ اس باب کے اندر بہت سی آیات موجود ہیں۔ اختصار کے طور پر یہی دلائل کافی ہیں۔ اب اس کے بعد احادیث رسول ﷺ سے اس کو ثابت کریں گے کہ رسول خدا اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ تمام اہل سنت کے نزدیک انبیاء کرام اپنی قبر اور برزخ میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی تمام شہداء سے افضل واعلیٰ ہے۔ اب ہم اس کی تائید میں حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجائے گی کہ واقعی انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

پہلی دلیل

امام ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوالجہم الازرق بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ ہم سے مسلم بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ حجاج رحمۃ اللہ علیہ سے وہ حضرت ثابت سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' (شفاء السقام ص ۱۳۴ وحیات الانبیاء ص ۱۱ للبیہقی) کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرکے اس کی توثیق کرتے ہیں اور اسی سے استدلال کرتے ہیں۔ یہ روایت بدوں سند (خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۸۱) میں اور پہلے راوی کے علاوہ بقیہ رواۃ کے ساتھ (فتح الباری ج ۲ ص ۳۵۲) اور (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۲۹) میں بھی مذکور ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وصححه البیهقی'' (فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲) کہ اس حدیث کی امام بیہقی نے تصحیح کی ہے۔ حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ووافقه الی الحافظ فی المجلد السادس'' (فیض الباری ج ۲ ص ۶۴) کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصحیح پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اتفاق کیا ہے اور علامہ عثمانی بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۲۹) علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''رجال ابی یعلی ثقات'' (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱) ابویعلی کی روایت کے سب راوی ثقہ ہیں۔ علامہ عزیزی لکھتے ہیں: ''وھو حدیث صحیح'' (السراج المنیر ج ۲ ص ۳۴) کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ: ''صح خبر الانبیاء احیاء فی قبورھم'' (مرقاۃ ج ۲ ص ۲۱۲) ''الانبیاء احیاء فی قبورھم'' حدیث صحیح ہے۔ علامہ عبدالرؤف مناوی فرماتے ہیں: ''ھٰذا حدیث صحیح'' (فیض القدیر ج ۳ ص ۸۴) کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ راویوں کی نقل سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۴۴ وجذب القلوب ص ۱۸۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین (ص ۲۸ طبع مصر) اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: بلاشبہ حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرات انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بیان کی ہے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ (نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۶۴) سید سمہودی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''رواہ ابویعلی برجال ثقات'' (رواہ البیہقی وصححہ) (وفاء الوفا ج ۲ ص ۴۰۵) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں، صحیح ہے۔ (فضائل درود ص ۳۷)

حضرات گرامی! آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے اس کے تمام روات ثقہ ہیں اور جمہور محدثین کرام رحمہم اللہ اس کی تصحیح کرتے ہیں کسی حدیث کے صحیح ہونے کے لئے اصول میں اس سے زیادہ قوی دلائل موجود نہیں کہ جمہور محدثین کرام رحمہم اللہ اس کی صحت پر متفق ہوں۔

دوسری دلیل

امام نسائی فرماتے ہیں ہم سے عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا انہوں نے معاذ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے عبداللہ بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ان للہ ملٰئکتہ سیّاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام'' (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسے فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ (نسائی ج ۱ ص ۱۴۳، مسند احمد ص ۴۴، ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۵۱۷، دارمی ص ۲۷۳، موارد الظمآن ص ۵۹۴، مشکوۃ ص ۸۶، اور البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۵۴، الجامع الصغیر ج ۱ ص ۹۳ وخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۸۰ وتحریرات حدیث ص ۲۱۱)

علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام نسائی اور اسماعیل القاضی رحمۃ اللہ علیہ صحیح سند سے یہ روایت نقل کرتے ہیں۔ (وفاء الوفا ج ۲ ص ۴۰۴) اور علامہ ابن الہادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور اسماعیل القاضی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ مختلف طریق سے صحیح اسانید کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ (الصارم المنکی ص ۱۶۸) علامہ عزیزی فرماتے ہیں: ''حدیث صحیح'' (السراج المنیر ج ۱ ص ۵۱۸)، علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح'' (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۴) کہ محدث بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اس کے جملہ راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں اور یہ روایت (مستدرک ج ۲ ص ۴۲۱) میں بھی مروی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ، دارمی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اور حاکم کہتے ہیں یہ صحیح الاسناد ہے۔ (القول البدیع ص ۱۱۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت کی، یہ مضمون متواتر طور پر ثابت ہے۔ فتاویٰ عزیزی (ج ۲ ص ۴۹) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امت کا سلام پہنچنا تواتر سے ثابت ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں: ''ان للہ ملئکۃ یسیحون فی الارض یبلّغونی صلوٰۃ من صلیٰ علیّ من امتی ''اخرجہ الدارقطنی۔ (القول البدیع ص ۱۱۵) اور شفاء السقام میں بھی مذکور ہے۔ علامہ شہاب الدین محمد بن احمد الاشیھی اس روایت کو اس طرح نقل کرتے ہیں: ''ان للہ ملئکۃ سیّاحیّن فی الارض یبلغونی الصلوٰۃ من صلّی علیّ من امتی فاستغفر لھم ''(المستطرف فی کل فن مستطرف ج ۲ ص ۳۱۷ طبع مصر) علامہ عزیزی فرماتے ہیں جس طرح آپ پر سلام پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح صلوٰۃ یعنی درود بھی پیش کیا جاتا ہے۔ (السراج المنیر ج ۱ ص ۵۱۸) اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ حضور ﷺ کو سلام وصلوٰۃ پہنچتا ہے اور یہ بات جاننا ضروری ہے کہ سلام زندہ پر پیش کیا جاتا ہے نہ کہ مردوں پر۔ اگر قبروں والے نہیں سنتے، بتاؤ ''السلام علیکم یا اھل القبور '' کا کیا مقصد ہے اس کی وضاحت کیجئے ورنہ صحیح عقیدہ کو تسلیم کیجئے۔ خدا آپ کو ہدایت دے اور خدا لوگوں کو ان سیاہ چہرہ والے اسلام دشمنوں سے محفوظ رکھے۔

تیسری دلیل

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے محمد بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے مقری رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں حیوۃ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے ابوصخر حمید رحمۃ اللہ علیہ بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن قسیط رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ما من احد یسلم علیّ الا رداللہ علیّ روحی حتی اردّعلیہ السلام ''(ترجمہ) کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام نہ کہتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۲۷۹ واللفظ لہ مسند احمد ج ۲ ص ۵۲۷)

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (فتح الباری ج ۳ ص ۲۷۹) علامہ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''اسناد حسن'' (السراج المنیر ج ۳ ص ۲۷۹) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی اپنی کتاب الاذکار میں تصحیح کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۱۴، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الاذکار ص ۱۰۶ طبع مصر) میں لکھتے ہیں باسناد صحیح۔ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ تمام ائمہ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ اور شیخین کی قبور کی زیارت کے وقت سلام کہنا چاہئے۔ کیونکہ سنن ابی داؤد میں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ یہ حدیث جید ہے۔ (فتاویٰ ج ۴ ص ۳۶۱)

علامہ زرقانی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: ''باسناد صحیح'' (زرقانی شرح المواہب ج ۸ ص ۳۰۸) نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (دلیل الطالب ص ۸۴۳) علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔ (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۴۰۳)، علامہ مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''رواتہ ثقات'' (عقیدۃ الاسلام ص ۸۲ و فتح الملہم ج ۱ ص ۳۳۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند کے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (القول البدیع ص ۱۱۷) اس حدیث سے بھی اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اگر کوئی وہاں جا کر سلام عرض کرے تو اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔

چوتھی دلیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث کا (ترجمہ) البتہ ضرور حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے منصف اور امام عادل ہوں گے اور البتہ ضرور فج (جگہ کا نام) کے راستے پر حج یا عمرہ کے لئے چلیں گے اور بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے۔ حتیٰ کہ وہ مجھے سلام کہیں گے اور بلاشبہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰، مستدرک ج ۲ ص ۵۹۵) میں بھی مذکور ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں اس کو صحیح فرماتے ہیں۔ ایک مقام پر یوں فرماتے ہیں: ''ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد لاجیبنّہ رواہ ابو یعلی ورجال الصحیح'' (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱) اس کے راوی بخاری کے راوی ہیں۔

چار احادیث دل کو تسلی دینے کے لئے بیان کردی ہیں، عقلمند اور اس شخص کے لئے کافی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے یا اس کی قسمت میں ہدایت لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد اب ہم مفسرین محدثین علماء، فقہاء، اتقیاء، اصفیاء تمام علماء کے اقوال پیش کرتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ علماء کا کیا عقیدہ تھا اور آج کے چند بے وقوفوں، کم عقل لوگوں کا عقیدہ اس سے ظاہر ہوجائے گا۔

علماء اسلام کا عقیدہ

۱...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں زندگی ایسی ہے جس پر پھر موت وارد نہیں ہوگی بلکہ آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کیونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(فتح الباری ج ۷ ص ۲۲ طبع مصر)

۲...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ارواح ان کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ سو وہ اپنے رب کے ہاں شہیدوں کی طرح زندہ ہیں۔

(حیات الانبیاء ص ۱۴ وفاء الوفاج ۲ ص ۴۰۶، شرح مواہب ج ۵ ص ۳۳۲)

۳...... حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قابل اعتماد عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں جس طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنے رب کے پاس اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (شرح شفاء ج ۲ ص ۱۴۲ طبع مصر)

۴...... علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کوئی شک نہیں اور اس طرح باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی یہ حیات شہداء کی اس حیات سے جس کا ذکر قرآن میں ہے سے بڑھ کر ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۵...... امام علی بن عبدالکافی السبکی رحمۃ اللہ علیہ (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۴۰۵) میں لکھتے ہیں: ''بہرحال حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات تو تمام سے اعلیٰ اکمل اتم ہے۔ کیونکہ ان کی حیات جسم اور روح دونوں کو دوامی طور پر حاصل ہے جس طرح کہ دنیا میں تھی۔'' (شفاء السقام ص ۱۵۴)

۶...... علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انہیں کی روایت کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں زندہ کے لئے لازم ہے کہ عالم ہو یا جاہل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاہل تو نہیں ہو سکتے (معاذ اللہ) دوسرے مقام پہ لکھتے ہیں کہ زندہ ہیں علم سے موصوف ہیں۔ امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ۲ ص ۲۸۱، ۲۸۲) علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہمارے عقیدہ میں یہ بات داخل ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں تو پھر ان پر موت کیا؟ حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الانبیاء کرام علیہم السلام پر ایک مکمل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ (طبقات ج ۶ ص ۲۶۶)

۷...... علامہ سید نور الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ بے شک یہ بات ہم تسلیم نہیں کرتے کہ آپ وفات کے بعد استغفار نہیں کرتے۔ کیونکہ پہلے گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں جب امت کے اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں تو ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۴۱۱)

۸...... علامہ داؤد بن سفیان البغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حاصل یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات بالاجماع ثابت ہے۔ (المنحۃ الرھبیہ ص ۶ طبع استنبول)

۹...... امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی قبر مبارک میں اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات ہمارے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہے۔ کیونکہ اس پر ہمارے ہاں دلائل قائم ہیں اور تواتر کے ساتھ اخبار موجود ہیں جو اس پر دلالت کرتے ہیں۔ (انباء الاذکیاء ص ۲ فتاویٰ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۱۴۷)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تواتر کا دعویٰ کیا ہے ایک جگہ تواتر کا دعویٰ کر کے یوں لکھتے ہیں یعنی جو چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں: ''النظم المتناثر من الحدیث المتواتر کذا فی (شرح البوسنوی ص ۴)'' علامہ داؤد بن سفیان بغدادی بھی اس حدیث کو متواتر کہتے ہیں۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید کرتے ہیں۔ (المنحۃ الرھبیہ ص ۱۱)

۱۰...... امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں بلاشبہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور اذان (اقامت) کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (منح المنہ ص ۹۲ مصر)

۱۱...... علامہ عثمانی لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں جیسا کہ اپنی جگہ یہ ثابت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (فتح الملہم ج ۳ ص ۴۱۹)

۱۲...... حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قبروں میں بہت سے اعمال کا ثبوت ملتا ہے جیسے اذان واقامت، دارمی کی روایت میں اور قرآۃ قرآن کا ترمذی کی روایت میں۔ (فیض الباری ج ۱ ص ۱۸۳)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۳...... علامہ بدرالدین محمود بن احمد العینی حنفی لکھتے ہیں دو موتوں سے مراد ایک دنیا کی موت ہے دوسری قبر کی، ہاں انبیاء کرام علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ اپنی قبروں میں نہیں مرتے بلکہ زندہ ہی رہتے ہیں۔

(عمدۃ القاری ج ۷ ص ۶۰۰ طبع مصر)

۱۴...... علامہ ابوالوفاء علی بن محمد ابن عقیل الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ (الروضۃ البھیہ ص ۱۴)

۱۵...... امام بدرالدین الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں بسا اوقات نماز بھی پڑھتے ہیں۔ (مختصر الفتاوی المصریہ ص ۱۷۰)

۱۶...... فقیہ وقت علامہ حسن بن عمار بن علی شرمبلائی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محققین کے مطابق یہ بات طے شدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ زندہ ہیں آپ کو رزق دیا جاتا ہے۔ (نور الایضاح ص ۱۷۷)

۱۷...... علامہ ابن عابدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

(رسائل ابن عابدین ج ۲ ص ۱۲۳)

۱۸...... امام الاستاذ ابومنصور طاہر شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں اور آپ ﷺ اپنی امت کی طاعات سے خوش ہوتے ہیں۔ (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۴۰۱، اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۳۳۰)

۱۹...... امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کو رزق ملتا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۲۵)

۲۰...... علامہ محمد عابد السندی حنفی فرماتے ہیں کہ حیات الانبیاء کرام میں کوئی شک نہیں۔ اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں۔ پس آپ ﷺ دوامی طور پر زندہ ہیں۔ (رسالہ مدنیہ ص ۴۱)

۲۱...... شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی حیات متفق ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۶۱۳)

۲۲...... حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر میں جس طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔ (بذل المجہود ج ۲ ص ۱۱۷)

۲۳...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(مکتوبات دفتر دوم ص ۲۹ طبع لکھنو)

حضور ﷺ شہید تھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نو دفعہ قسم اٹھاؤں کہ آنحضرت ﷺ شہید ہوئے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک دفعہ قسم اٹھاؤں کہ آپ قتل نہیں کئے گئے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بھی بنایا اور شہید بھی۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۸ مسند احمد ج ۱ ص ۳۸۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو شہادت کا رتبہ بھی عطاء کیا گیا۔ ہم نے حیات النبی ﷺ کو قرآن کی آیات سے احادیث سے مفسرین اور محدثین کے اقوال سے ثابت کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اس طرح حضور ﷺ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ ہم نے یہ سب کچھ مختصر طور پر ذکر کر دیا۔ ورنہ اس باب میں بہت سی آیات بے شمار احادیث اور لاکھوں کی تعداد میں علماء کے اقوال موجود ہیں۔ جو لوگ حیات کا انکار کرتے ہیں دراصل ان کے مطالعے کی کمی ہے۔ ان کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ اگر باوجود مطالعہ کے انکار کرتے ہیں تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ کیونکہ خدا نے ان کے نصیب میں ہدایت لکھی ہی نہیں۔ حضور ﷺ اپنے چچا کو ہدایت نہ دے سکے۔ کیونکہ خدا کی طرف سے ہدایت کا فیصلہ ہی نہیں ہوا تھا۔ تو ہم کیا چیز ہیں کہ ان لوگوں کو ہدایت دیں جن کے نصیب میں ہدایت لکھی ہی نہیں بلکہ وہ تو ''ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم'' کے مصداق ہیں یعنی ان کے کانوں پر ان کی آنکھوں پر ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے بدنصیبی کی۔

مقصد یہ ہے کہ وہ سنتے تو ہیں لیکن حق کو نہیں سنتے دیکھتے تو ہیں لیکن حق کو نہیں دیکھتے، سب کچھ جاننے کے باوجود انکار صرف اس لئے ہے کہ امت کے اندر فساد پیدا ہو۔ ایسے لوگوں کا حشر فرعون، قارون، ہامان کے ساتھ ہوگا۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کا منکر بدعتی اور فاسق ہے
اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے

دارالعلوم دیوبند اور پاکستان کے علماء کا متفقہ فیصلہ

سوال: یہ عقیدہ رکھنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک علیین میں ہے آپ کا اپنی قبر میں اور جسد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا آپ کی قبر پر درود وسلام پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے لیکن آپ سنتے نہیں۔ کیا ایسا عقیدہ صحیح ہے کہ نہیں اور غلط ہونے کی صورت میں بدعت ہے یا نہیں اور ایسے عقیدہ والے کی امامت کا کیا حکم ہے۔ بیّنوا وتوجروا!

الجواب: حضور ﷺ اپنے مزار مبارک میں بجسدہٖ موجود وحیات ہیں آپ کے مزار کے پاس کھڑے ہو کر جو سلام عرض کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے آپ خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ ہمارے کان نہیں کہ ہم سن سکیں۔ آپ اپنے مزار مبارک میں حیات ہیں مزار مبارک کے ساتھ آپ کا خصوصی تعلق بجسدہٖ وروحہٖ ہے جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے وہ بدعتی ہے خراب عقیدہ والا ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ یہ عقیدہ صحیح نہیں۔ حدیث میں آتا ہے: ''ان الله حرّم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء''

''وعن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ من صلی علیّ عند قبری سمعته ومن صلی علیّ من بعید اعلمته رواه ابو الشیخ وسنده جید''

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

''عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' تین حدیثیں نقل کردی ہیں۔اس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور جو انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور خارج از اہلسنت والجماعت ہے۔غرض پڑھنے والے کو ثواب بھی پہنچتا ہے اور مزار مبارک کے قریب پڑھنے سے آپ سنتے بھی ہیں اور اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود اور حیات بھی ہیں۔واللہ اعلم بالصواب کتبہ، السید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند۔(مہر دارالعلوم دیوبند)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''اور جو جاہل کہ بدعت اور گمراہی میں پڑ جاتا ہے اس کی مثال بالکل ابوجہل جیسی ہے کہ اس کو رسول ﷺ نے کتنا سمجھایا مگر وہ اپنی جہالت سے باز نہ آیا اور یاد رہے کہ جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کو مردہ جانے اس پر ایمان سلب ہوجانے کا خوف ہے۔''

(کتاب عین الفقر از سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ص ۸۲)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک

عجیب بات ہے کہ حضور ﷺ تو فرماتے ہیں کہ عام میت اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے لیکن چودھویں صدی میں پیدا ہونے والے کم عقل یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی امت کا سلام نہیں سنتے۔منکرین سماع اس کے اندر تاویل کرتے ہیں۔لیکن امام بخاری نے اس کے ظاہر کو تسلیم کرتے ہوئے باب باندھا ہے۔''باب المیت یسمع خفق النعال'' یعنی مردہ جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے اس کے اندر امام بخاری کا مسلک بھی ذکر ہوگیا کہ وہ سماع کے قائل تھے۔اگر سماع کے قائل نہ ہوتے تو کسی جگہ عدم سماع کا باب ضرور باندھتے۔لیکن پوری بخاری شریف کا مطالعہ کیجئے کہیں آپ کو''المیت لا یسمع'' کا باب نہیں ملے گا۔

بندہ عبدالغنی طارق لدھیانوی

تکمیل ۱۹۸۳ء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی
برزخی حیات

مصنف:

حضرت مولانا مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی مدظلہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1